بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت احمدیہ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر، انچارج شعبہ تصنیف　　　مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 21 شمارہ نمبر 01۔ ماہ صلح 1395 ہجری شمسی بمطابق جنوری 2016ء

قرآن کریم

وَاعۡبُدۡ رَبَّکَ حَتّٰی یَاۡتِیَکَ الۡیَقِیۡنُ (الحجر: ۱۰۰) ترجمہ: ”اور اپنے رب کی عبادت کرتا چلا جا یہاں تک کہ تجھے یقین آ جائے۔“

وَاذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡہِ تَبۡتِیۡلًا (المزمل: ۹) ترجمہ: ”پس اپنے رب کے نام کا ذکر کر اور اس کی طرف پوری طرح منقطع ہوتا ہوا الگ ہو جا۔“

(ترجمہ از۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث مبارکہ

حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

” عَلَیۡکَ بِکَثۡرَۃِ السُّجُوۡدِ لِلّٰہِ، فَاِنَّکَ لَا تَسۡجُدُ لِلّٰہِ سَجۡدَۃً اِلَّا رَفَعَکَ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنۡکَ بِھَا خَطِیۡئَۃً “

”تم پر لازم ہے کہ اللہ کے حضور بکثرت سجدہ بجا لاؤ۔ تم اللہ کے حضور ایک سجدہ بھی بجا لاتے ہو تو اللہ اس کے ذریعہ تمہارا ایک درجہ بڑھاتا اور ایک برائی تم سے دور کر دیتا ہے“

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل السجود والحث علیہ)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وُہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ۔ (الشعراء: ۴) مَیں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لیے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیحؑ کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثہ کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اسی پر بس نہیں ہے۔ یہ تو ایک غلطی تھی، جس کی ہم نے اصلاح کر دی، لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دُور ہے اور وُہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ، اس لیے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وُہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ مَیں اور ہوں۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً جب تک ایک مدت تک ہماری صُحبت میں رہ کر یہ نہ سمجھے کہ مَیں اور ہو گیا ہوں، اسے فائدہ نہیں پہنچتا۔

فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے، تو کچھ بات ہے؛ ورنہ کچھ بھی نہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ دُنیا کے اشغال چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ نے دُنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے، کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلا آتا ہے اور اسی ابتلا کی وجہ سے انسان چور، قمار باز، ٹھگ، ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بُری عادتیں اختیار کر لیتا ہے، مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لیے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصُود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ پس ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دُنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دُنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 351۔352۔ ایڈیشن 2003۔ انڈیا)

آپؑ فرماتے ہیں:۔

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم دنیا سے بالکل انقطاع کر کے اس کی طرف آ جاؤ گے وہ خود تمہارا متولی اور متکفل ہو جائے گا۔ جو آدمی تبتلِ تام نہیں کرتا بلکہ کچھ رُو بدنیا رہتا ہے اور کسی قدر رُو بہ خدا بھی رہتا ہے۔ وہ کبھی بھی مقصودِ اصلی کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اسے نہ دین کی عزت مل سکتی ہے، نہ دنیا کی۔ خدا تعالیٰ تم سے یہ چاہتا ہے کہ تم پورے مسلمان بنو۔ مسلمان کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے کہ انقطاعِ کلی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو مسلمان پیدا کر کے لا انتہا فضل کئے ہیں، بشرطیکہ وہ غور کرے اور سمجھے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 514۔ ایڈیشن 2003۔ انڈیا)

مشعلِ راہ

نیا سال ایک احمدی کو اس کے عہدوں کو یاد کرانے والا ہونا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نئے سال کی آمد پر مبارک باد اور ایک احمدی پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس بارے میں فرماتے ہیں۔

''ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہوگا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔۔

یہ تو ظاہر ہے کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہو گا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ تو واضح ہو کہ ہر اس شخص کے لئے جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور احمدی ہے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خود مہیا فرما دیئے ہیں، بیان فرما دیئے ہیں۔ اور اب نئے وسائل اور نئی ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے ہر شخص کم از کم سال میں ایک دفعہ خلیفہ وقت کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بیان فرمودہ معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرے گا۔ اور ہمارے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے شرائط بیعت میں کھول کر بیان فرما دیئے ہیں کہنے کو تو یہ دس شرائط بیعت ہیں لیکن ان میں ایک احمدی ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں ہیں ان کی تعداد موٹے طور پر بھی لیں تو تیس سے زیادہ بنتی ہیں۔ پس اگر ہم نے اپنے سالوں کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے''

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جو عہد ہم سے لئے ان کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

۱۔ پہلی بات جو آپ نے ہمیں فرمائی وہ شرک سے بچنے کا عہد ہے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

۲۔ پھر آپ علیہ السلام نے ہم سے یہ عہد لیا کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

۳۔ پھر فرمایا یہ عہد کرو کہ زنا سے بچو گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

۴۔ پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بدنظری سے بچوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

۵۔ پھر آپؑ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ ہر ایک فسق و فجور سے بچوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

۶۔ پھر ایک عہد بیعت کرنے والے سے یہ لیا گیا ہے کہ ظلم نہیں کرے گا۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

۷۔ پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا گیا ہے کہ خیانت نہیں کریں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

۸۔ پھر یہ عہد ہے کہ ہر قسم کے فساد سے بچوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۹۔ پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۱۰۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ نفسانی جوشوں سے مغلوب نہ ہونے کا بھی عہد کرو۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۱۱۔ پھر فرمایا کہ احمدیت میں داخل ہو کر اس بات کا بھی عہد کرو کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی پابندی کرنی ہے کہ نمازوں کو پانچ وقت اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۱۲۔ پھر یہ عہد ہم سے لیا کہ نماز تہجد کا بھی التزام کریں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۱۳۔ پھر آپؑ نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کا ہم سے عہد لیا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۱۴۔ پھر بیعت میں ایک عہد ہم یہ کرتے ہیں کہ استغفار میں باقاعدگی اختیار کریں گے۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۱۵۔ پھر ہم سے یہ عہد لیا کہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کو ہم یاد رکھیں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۱۶۔ پھر یہ عہد ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۱۷۔ پھر ایک عہد ہم نے یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عام مخلوق کو تکلیف نہیں دیں گے۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۱۸۔ پھر یہ عہد ہے کہ مسلمانوں کو خاص طور پر اپنے نفسانی جوشوں سے ناجائز تکلیف نہیں دیں گے۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۱۹۔ پھر یہ عہد ہے کہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا وفادار رہنا ہے۔ خوشی اور تکلیف ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا دامن ہی پکڑے رکھنا ہے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۲۰۔ جب یہ ہو گا تو اس عہد کو بھی ہم پورا کرنے والے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں اور کبھی کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیریں گے۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۲۱۔ پھر یہ عہد ہے کہ رسم و رواج کے پیچھے نہیں چلیں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۲۲۔ پھر یہ عہد کہ کبھی ہوا و ہوس کے پیچھے نہیں چلوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۲۳۔ پھر یہ عہد کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کروں گا۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۲۴۔ پھر یہ عہد کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہر فرمان کو ہم اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں گے۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۲۵۔ پھر یہ عہد ہے کہ تکبر اور نخوت کو مکمل طور پر چھوڑ دیں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۲۶۔ پھر یہ عہد لیا گیا ہے کہ فروتنی اور عاجزی اختیار کروں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۲۷۔ پھر یہ عہد ہے کہ ہم ہمیشہ خوش خلقی اپنا شیوہ بنائیں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۲۸۔ پھر یہ عہد ہے کہ حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۲۹۔ پھر یہ عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمیشہ ہمدردی کروں گا۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۳۰۔ پھر یہ عہد لیا کہ خداداد طاقتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤں گا۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

۳۱۔ پھر یہ عہد آپؑ نے لیا کہ آپؑ سے ایک ایسا قریبی رشتہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم نے قائم کرنا ہے جس میں اطاعت کا وہ مقام حاصل ہو جو نہ کسی رشتے میں پایا جاتا ہے نہ کسی خادمانہ حالت میں پایا جاتا ہے۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

رپورٹ عربی ڈیسک۔ جماعت احمدیہ جرمنی

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب۔ مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

☆ مورخہ 6 دسمبر 2015 بروز اتوار جرمنی کے شہر Bocholt اور Bad Kreuznach میں عربی ڈیسک کی طرف سے تبلیغی میٹنگز منعقد ہوئیں۔ جن میں 33 مرد و خواتین نے شرکت کی۔ ان میں اکثر زیرِ تبلیغ عرب مہمانوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میٹنگز بہت کامیاب رہیں۔ تفصیل سے جماعتی عقائد بیان کرنے کا موقع ملا۔ میٹنگ کے اختتام پر مہمانوں کو جماعتی لٹریچر بھی مہیا کیا گیا۔ Bad Kreuznach میں ایک عرب فیملی سے ملاقات کا موقع ملا۔ جن سے بذریعہ فون رابطہ ہوا اور فون پر ہی جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ جس پر انہوں نے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہیں جماعتی لٹریچر کے علاوہ بعض ضرورت کی اشیاء بھی مہیا کی گئیں۔

☆ مورخہ 11 اور 18 دسمبر کو 9 عرب مہمان جامعہ احمدیہ جرمنی میں نماز جمعہ کے لئے تشریف لائے۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سنایا گیا۔ اور مختصر جماعتی تعارف بھی کروایا گیا۔

☆ مورخہ 18 دسمبر بروز جمعۃ المبارک Hameln میں تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں آٹھ زیرِ تبلیغ مہمانوں نے شرکت کی۔ اس میٹنگ کا اہتمام ہمارے دو احمدی عربوں نے کیا۔ تقریباً چار گھنٹے تک میٹنگ جاری رہی۔

☆ مورخہ 20 دسمبر بروز اتوار کو جامعہ احمدیہ جرمنی میں زیرِ تبلیغ عرب مہمانوں کے ساتھ میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں 15 مہمانوں کے علاوہ دو نومبائعین نے بھی شرکت کی۔ میٹنگ دو گھنٹے تک جاری رہی۔ نماز کی ادائیگی کی بعد مہمانوں کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔ ان میں سے اکثر مہمان جلسہ سالانہ جرمنی میں بھی شرکت کر چکے ہیں۔ اور جماعت کے کافی قریب ہیں۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم تمام عقائد سے اتفاق کرتے ہیں۔

☆ اسی طرح Hameln,Borgentreich,Esslingen,Karlsruhe,Manheim میں نومبائعین اور سیرین احمدیوں سے ملنے کے لئے جانے کا موقع ملا۔ بعض تربیتی اور انتظامی امور پر تفصیلاً بات کرنے کا موقع ملا۔ اور وہاں کی لوکل جماعت سے رابطہ کروایا گیا۔

☆ دورانِ ماہ تقریباً ایک سو پچاس سے زائد سیرین پناہ گزینوں کو ضرورت کی اشیاء مہیا کی گئیں۔ اور یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روزانہ جاری ہے۔ سیریا سے آنے والے احمدیوں کی بھی بنیادی ضروریات کا خیال، ان سے فوراً رابطے اور قریبی مسجد یا نماز سینٹر تک رسائی کا انتظام کیا جا رہا ہے دسمبر میں تقریباً 10 دس نئے سیرین احمدی آئے ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ کے فضل سے رابطہ ہو چکا ہے۔

☆ ماہ دسمبر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 6 بیعتیں ہوئیں۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

فتنہ دجال اور یاجوج ماجوج سے محفوظ رہنے کے پانچ روحانی ذرائع

(مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب)

قَالُوْا يٰذَاالْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ؛ (سورۃ الکھف :95)

انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج زمین میں فساد پھیلا رہے ہیں۔

حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ؛ (سورۃ الانبیاء:97)

یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ ہر پہاڑی اور ہر سمندر کی لہر سے پھلانگتے ہوئے دنیا میں پھیل جائیں گے۔

{ 1. دنیا کے انسانوں کو درپیش سب سے بڑا مسئلہ }

آج کے دور میں کرہ ارض پر موجود پوری انسانیت کو جو مسائل درپیش ہیں ان میں سب سے بڑا مسئلہ امن و امان کے فقدان کا بنتا جا رہا ہے۔ مغربی طاقتوں اور مغربی اقوام کی سیاست نے دنیا کے ہر شہری کا امن و سکون چھین رکھا ہے۔ آئے دن Terrorism یعنی دہشت گردی کا نام لے کر قتل و غارت گری کے ذریعہ ایک طرف عوام الناس کا امن وسکون برباد کیا جاتا ہے اور دوسری طرف مذہبِ اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور اس طریق پر ساری دنیا میں اسلام کی ایک بھیانک شکل پیش کر کے دین اسلام اور رحمۃ للعلمین ﷺ سے متنفر کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ اور یہ شر اتنا عام ہو چکا ہے کہ نظام عالم درہم برہم ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔

ان تمام حالات سے قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ہی آگاہ فرما دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کو یہ نصیحت فرمادی تھی کہ: وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ؛ اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان سے بھی جو مشرک ہیں بہت دکھ دینے والا کلام سنو گے۔ اور اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو یہ یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ (سورۃ آل عمران:187)

{ 2. سب سے بڑا فتنہ اور سب سے بڑا شر: }

احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے بعض بڑے بڑے فتنوں سے بھی اپنے صحابہؓ کو مطلع فرما دیا تھا۔ اس تعلق میں صحابیؓ رسول ﷺ حضرت حذیفہؓ بن اسید الغفاری کی مشہور روایت جو صحیح مسلم: كِتَابُ الْفِتَنِ بَابُ فِي الآيَاتِ الَّتِيْ تَكُوْنُ قَبْلَ السَّاعَةِ حدیث نمبر: 5162، میں بیان کی گئی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے قیامت کی دس علامتوں میں دو علامات؛ دجال کا خروج اور یاجوج و ماجوج کا خروج بھی بیان فرمائیں تھیں۔

دجال کے بارہ میں جو احادیث ملتی ہیں ان میں حضرت ہشام بن عامرؓ کی روایت میں یہ ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ؛ یعنی آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں ہوا۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن و مسند احمد)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ؛ آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن)

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهُ اُمَّتَهُ، اَنْذَرَهُ نُوْحٌ وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ؛ یعنی کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے خبردار نہ کیا ہو۔ حضرت نوحؑ اور ان کے بعد کے نبیوں نے بھی دجال سے خبردار کیا تھا۔ (صحیح بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

حضرت ابوامامہ الباہلیؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ مُنْذُ ذَرَاَ اللّٰهُ ذُرِّيَةَ آدَمَ اَعْظَمُ فِتْنَةً مِنَ الدَّجَّالِ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ؛ یعنی اے لوگو آگاہ رہو کہ جب سے آدم کی نسل کا آغاز اللہ نے فرمایا ہے اس وقت سے لے کر کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا نہیں ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا مبعوث نہیں کیا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ (سنن ابو داؤد، ابن ماجہ و مستدرک للحاکم)

حضرت عبد اللہ ابن مغفلؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا اَهْبَطَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَى الْاَرْضِ مُنْذُ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فِتْنَةً اَعْظَمُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ؛ یعنی آدمؑ کی پیدائش سے قیامت تک دجال کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ہوا۔ (الطبرانی فی الاوسط والکبیر)

حضرت ام شریکؓ بیان فرماتی تھیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ؛ کہ لوگ دجال کے فتنہ سے بچنے کے لیے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب العلامات، حدیث: 5241 و صحیح مسلم، جامع ترمذی، مسند احمد)

{ 3. یاجوج و ماجوج کا فتنہ : }

جہاں تک یاجوج ماجوج کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں ایک روایت میں یہ ذکر ملتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دجال اور یاجوج ماجوج کا مقابلہ کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ وحی نازل فرمائے گا کہ: اَنِّي قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ لِقِتَالِهِمْ؛ کہ میں نے اب اپنے ایسے لوگ بھی برپا کیے ہیں جن سے جنگ کی کسی میں طاقت نہیں۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

یہ تمام مذکورہ بالا احادیث دجال اور یاجوج و ماجوج کے فتنہ کی شدت کا احاطہ کرتی ہیں۔ اور ان احادیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان دونوں کا فتنہ اور شر اس قدر زیادہ اور عام ہوگا کہ نظام عالم درہم برہم ہوتا نظر آئے گا۔ جس کی طرف یہ آیت بھی اشارہ کرتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ؛ یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ ہر پہاڑی اور ہر سمندر کی لہر سے پھلانگتے ہوئے دنیا میں پھیل جائیں گے۔

(سورۃ الانبیاء:97)

سطور بالا میں درج کی گئی حدیث کے الفاظ: " اَنِّي قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ؛ میں نے اب اپنے ایسے لوگ بھی برپا کیے ہیں " کے بارہ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے " عِبَادًا لِّيْ؛ میرے بندے " کے الفاظ کیوں استعمال فرمائے ہیں۔ اس تعلق میں بات یاد رکھنے والی ہے کہ یہ اضافت تعظیم و تکریم کے لیے نہیں ہے بلکہ محض تخلیق کی وجہ سے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے وہ بندے مسلط کیے ہیں جن کا مقابلہ کرنے کی ہمت کسی میں نہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت قہاریت کا مظہر انہیں بنایا ہے جو قہر و غضب کے مصداق ہیں۔ ورنہ کفار کے لیے تعظیم و تکریم کا کیا معنی وہ اس کے اہل کہاں؟

اس بات کی تائید سورۃ بنی اسرائیل کی آیت:6 سے ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ؛ ہم نے تمہارے خلاف اپنے ایسے بندوں کو کھڑا کر دیا جو سخت جنگجو تھے پس وہ بستیوں کے بیچوں بیچ تباہی مچاتے ہوئے داخل ہو گئے۔ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے عِبَادًا لَّنَا (اپنے بندے) کے الفاظ ہی استعمال فرمائے ہیں۔

{ 4. دجال اور یاجوج ماجوج کون؟ }

قرآن کریم کی اولین سورۃ الفاتحہ میں جن ضالّین سے بچنے کی دعا مسلمانوں کو سکھلائی گئی ہے نبی کریم ﷺ نے ان سے عیسائی مذہب کے پیروکار مراد لئے ہیں۔ یہی وہ دجال ہے جس کا ذکر سورۃ الکھف کی آخری آیات 103 تا 106 میں اس طرح فرمایا گیا ہے کہ انہوں نے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے مگر ان کی تمام تر کوششیں دنیا کی خاطر وقف ہیں اور اپنی سائنسی، اقتصادی، صنعتی اور مادی ترقی پر نازاں ہیں۔ انہی طاقتور ترقی یافتہ مغربی اقوام اور بالخصوص مسیحی اقوام کو قرآن کریم اور بائبل میں یاجوج و ماجوج (Gog & Magog) کے لقب سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ گویا دجال اور یاجوج و ماجوج ایک ہی قوم کے دو صفاتی نام ہیں یعنی دجال ان مغربی اور یورپی عیسائی اقوام کا مذہبی نام ہے اور سیاسی قوت و طاقت اور تسلط کے اعتبار سے انہیں یاجوج و ماجوج کا نام دیا گیا ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف: ازالہ اوہام، انجام آتھم، شہادت القرآن، چشمہ معرفت اور حقیقۃ الوحی ملاحظہ فرمائیں)

{ 5. فتنہ دجال اور یاجوج ماجوج سے بچاؤ کے پانچ روحانی ذرائع : }

احادیث میں اس بات کا بھی ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہؓ کے ذریعہ اپنی امت کو فتنہ دجال و یاجوج ماجوج سے محفوظ رہنے کے مختلف روحانی ذرائع بھی بیان فرمائے تھے جو ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

{ پہلا ذریعہ : سورۃ الفاتحہ کا ورد کیا جائے: }

نبی کریم ﷺ نے پہلا ذریعہ یہ بیان فرمایا کہ سورۃ الفاتحہ کا ورد کیا جائے۔ حدیث میں آتا ہے کہ: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؛ حضرت جبیر ابن نفیرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: کہ تم میں سے جو بھی دجال کو پائے تو اس پر سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرے۔ (الطبرانی)

{ دوسرا ذریعہ : سورۃ الکھف کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت کی جائے: }

رسول اللہ ﷺ نے سورۃ الکھف کی ابتدائی دس آیات پڑھنے کی امت کو ہدایت فرمائی۔

Vol. 21 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 01
Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

حضرت ابو درداءؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ؛ یعنی جس نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔(صحیح مسلم، جامع ترمذی، مسند احمد، سنن ابوداؤد، سنن نسائی)

حضرت نواس بن سمعانؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:فَمَنْ اَدْرَکَهٗ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَأْ عَلَیْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْکَھْفِ؛ جو تم میں سے دجال کو پائے وہ اس پر سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔(صحیح مسلم، جامع ترمذی، مسند احمد، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ)

حضرت ابو امامہؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:فَمَنِ ابْتُلِیَ بِنَارِهٖ فَلْیَسْتَغِثْ بِاللّٰهِ وَلْیَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْکَھْفِ فَتَکُوْنُ عَلَیْهِ بَرْدًا وَ سَلَامًا کَمَا کَانَتِ النَّارُ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ بَرْدًا وَّ سَلَامًا؛ یعنی جو دجال کی آگ سے آزمایا جائے تو وہ اللہ سے فریاد کرے اور سورہ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے تو وہ آگ اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی جیسے ابراہیمؑ پر ہوئی تھی۔(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنة الدجال ، و المستدرک للحاکم)

{تیسرا ذریعہ : سورۃ الکہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کی جائے:}

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ سُوْرَةِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ؛ یعنی جس نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات پڑھیں وہ فتنہ دجال سے بچایا جائے گا۔(صحیح مسلم، مسند احمد، سنن نسائی)

{چوتھا ذریعہ : فتنہ دجال سے پناہ مانگی جائے:}

چوتھا ذریعہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمایا کہ نماز میں تشہد کے بعد فتنہ دجال سے پناہ مانگی جائے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ ؛ یَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ؛یعنی جب تم سے کوئی نماز میں تشہد پڑھے تو اس کے بعد چار باتوں سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرے؛ اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں ، اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں ، اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔(صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا سکھایا کرتے تھے:اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ؛ اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔(صحیح مسلم)

{صبح شام مُعَوَّذَتَیْن (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کے ذریعہ پناہ مانگی جائے : }

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ سورۃ المومن میں فرماتا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰھُمْ اِنْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ اِلَّا کِبْرٌ مَّا ھُمْ بِبَالِغِیْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ • لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ ؛ وہ لوگ جو کہ اللہ کی آیتوں کے بارہ میں بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس (خدا کی طرف سے) آئی ہو بحث میں لگے رہتے ہیں ان کے دلوں میں بڑی بڑی خواہشیں ہیں جن کو وہ کبھی نہ پہنچیں گے۔ پس اللہ کی پناہ مانگتا رہ۔ وہ بہت سننے والا اور بہت دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش انسانوں کی پیدائش سے بڑا کام ہے۔(سورۃ المومن:57-58)

مفسرین نے ان مذکورہ بالا آیات میں آنے والے لفظ 'الناس' کے معنی دجال کے کیے ہیں اور انہی آیات میں رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ تفسیر مظہری میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:"ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ کا بیان نقل کیا ہے کہ ایک بار یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دجال کا کچھ تذکرہ کیا اور دجال کی بڑی تعریف کی اور کہنے لگے وہ ہم میں سے ہوگا۔ اور فلاں فلاں کارنامے انجام دے گا۔ اس پر اللہ نے آیت: اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ نازل فرمائی۔ مطلب یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا آدمیوں یعنی دجال کو پیدا کرنے سے بڑا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا کہ آپ دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگیں۔

کعب احبار کا قول ہے کہ: اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ سے مراد یہودی ہیں وہ دجال کے منتظر تھے۔ ان کے متعلق اس آیت کا نزول ہوا۔(تفسیر مظہری، از قاضی محمد ثناء اللہ مجددیؒ پانی پتی، زیر آیت ھذا، تفسیر مظہری کے مصنف قاضی محمد ثناء اللہ مجددی پانی پتیؒ، متوفی:1225 ہجری، یہ ہندوستان کے مشہور ولی حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ، متوفی:1195 ہجری، کے خلیفہ تھے۔)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تعلق میں تحریر فرماتے ہیں:" واضح رہے کہ قرآن شریف میں الناس کا لفظ بمعنی دجال معہود بھی آتا ہے اور جس جگہ ان معنوں کو قرینہ قویہ متعین کرے تو پھر اور معنے کرنا معصیت ہے۔..... یاد رہے کہ اس جگہ بھی مفسرین نے الناس سے مراد دجال معہود ہی لیا ہے۔ دیکھو تفسیر معالم وغیرہ۔"(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد:17، صفحہ:120)

حضور علیہ السلام مزید تحریر فرماتے ہیں:" مفسرین نے لکھا ہے کہ اس جگہ انسانوں سے مراد دجال ہے۔ اور یہ قول دلیل اس بات پر ہے کہ دجال معہود ایک شخص نہیں ورنہ ناس کا نام اس پر اطلاق نہ پاتا اور اس میں کیا شک ہے کہ ناس کا لفظ صرف گروہ پر بولا جاتا ہے۔ سو جو گروہ شیطان کے وساوس کے نیچے چلتا ہے وہ دجال کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف کی اس ترتیب کا اشارہ ہے کہ وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے شروع کیا گیا اور اس آیت پر ختم کیا گیا ہے:اَلَّذِی یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔ پس لفظ ناس سے مراد اس جگہ بھی دجال ہے۔ ماحصل اس سورت کا یہ ہے کہ تم دجال کے فتنہ سے خدا تعالیٰ کی پناہ پکڑو۔

.... خوب یاد رکھنا چاہیے کہ یہ تینوں سورتیں (یعنی سورۃ الفاتحہ، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔ از ناقل) قرآن شریف کی دجالی زمانہ کی خبر دے رہی ہیں اور حکم ہے کہ اس زمانہ سے خدا کی پناہ مانگو تا اس شر سے محفوظ رہو۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ شرور صرف آسمانی انوار اور برکات سے دور ہوں گے جن کو آسمانی مسیح اپنے ساتھ لائے گا۔"(ایام الصلح روحانی خزائن جلد:14 صفحہ:296-297)

حضرت عبداللہ ابن حبیبؓ کی روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح شام تین بار: قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور مُعَوَّذَتَیْنِ پڑھ لیا کرو ہر مصیبت والی چیز سے تمہارا بچاؤ ہو جائے گا۔(جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی)

{پانچواں ذریعہ : تسبیح و تہلیل اور ذکر الٰہی پر زور دیا جائے۔}

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کی روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے دجال کا ذکر فرمایا تو حضرت اسماءؓ نے عرض کیا: فَکَیْفَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ یَوْ مَئِذٍ؟ دجال کے خروج کے وقت مومن کیا کریں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : یُجْزِئُھُمْ مَا یُجْزِئُ اَھْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ ؛ان کے لیے وہی چیز کافی ہوگی جو آسمان والوں یعنی فرشتوں کو کافی ہوتی ہے یعنی حق تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس۔(مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الفتن ، باب العلامات، حدیث : 5255)

حضرت اسماء بنت عمیسؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ یَعْصِمُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْ مَئِذٍ بِمَا عُصِمَ بِهِ الْمَلَائِکَةُ مِنَ التَّسْبِیْحِ؛ کہ دجال کے خروج کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو اسی طرح محفوظ رکھے گا جس طرح اپنے فرشتوں کو (ان کی) تسبیح کے ذریعہ محفوظ رکھتا ہے (مستدرک للحاکم و الطبرانی)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ دجال کے زمانہ میں مومنوں کی غذا تسبیح و تقدیس ہوگی۔(کتاب الفتن از نعیم بن حماد، جلد:2 صفحہ:565)

{ 6 . فتنہ دجال کا خاتمہ مسیح موعودؑ کے ذریعہ: }

روایات میں آتا ہے کہ دجال مسیحؑ کو دیکھ کر نمک کی طرح گھلتا جائے گا اور اللہ تعالیٰ مسیحؑ کے ذریعہ دجال کو ہلاک کرے گا۔(صحیح مسلم کتاب الفتن)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:" آخری زمانہ میں وہ چور جس کو دجال کے نام سے موسوم کیا گیا ہے ناخنوں تک زور لگائے گا کہ اسلام کی عمارت کو منہدم کر دے۔ اور مسیح موعود بھی اسلام کی ہمدردی میں اپنے نعرے آسمان تک پہنچائے گا۔ اور تمام فرشتے اس کے ساتھ ہو جائیں گے تا اس آخری جنگ میں اس کی فتح ہو۔ وہ نہ تھکے گا اور نہ درماندہ ہوگا۔ اور نہ سست ہوگا اور ناخنوں تک زور لگائے گا کہ تا اس چور کو پکڑے۔ اور جب اس کی تضرعات انتہا تک پہنچ جائیں گی تب خدا اس کے دل کو دیکھے گا کہ کہاں تک وہ اسلام کے لیے پگھل گیا۔ تب وہ کام جو زمین نہیں کر سکتی آسمان کرے گا۔ اور وہ فتح جو انسانی ہاتھوں سے نہیں ہو سکتی وہ فرشتوں کے ہاتھوں سے میسر آجائے گی "(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد:صفحہ:324)

حضور علیہ السلام مزید تحریر فرماتے ہیں : " یاجوج ماجوج کی تعریف حدیثوں میں یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کے ساتھ لڑائی میں کسی کو طاقت مقابلہ نہیں ہوگی اور مسیح موعود بھی صرف دعا سے کام لے گا۔"(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد:23 صفحہ:86 حاشیہ)

{ 7 . حرفِ آخر، امت مسلمہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کی نصیحت : }

حضرت نواس بن سمعانؓ کی دجال سے متعلق تفصیلی اور طویل حدیث میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: اِنَّهٗ خَارِجٌ خُلَّةَ بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثٍ یَمِیْنًا وَ عَاثٍ شِمَالاً یَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا؛ یعنی جان لو دجال اس راستے سے نمودار ہوگا جو شام اور عراق کے درمیان واقع ہے۔ اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ پس اے اللہ کے بندوں (اس وقت کہ جب دجال کا خروج ہو) تم (اپنے دین) پر ثابت قدم رہنا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الفتن ، باب العلامات، حدیث:5239)